تربوز کے لیے کھادوں کی سفارشات

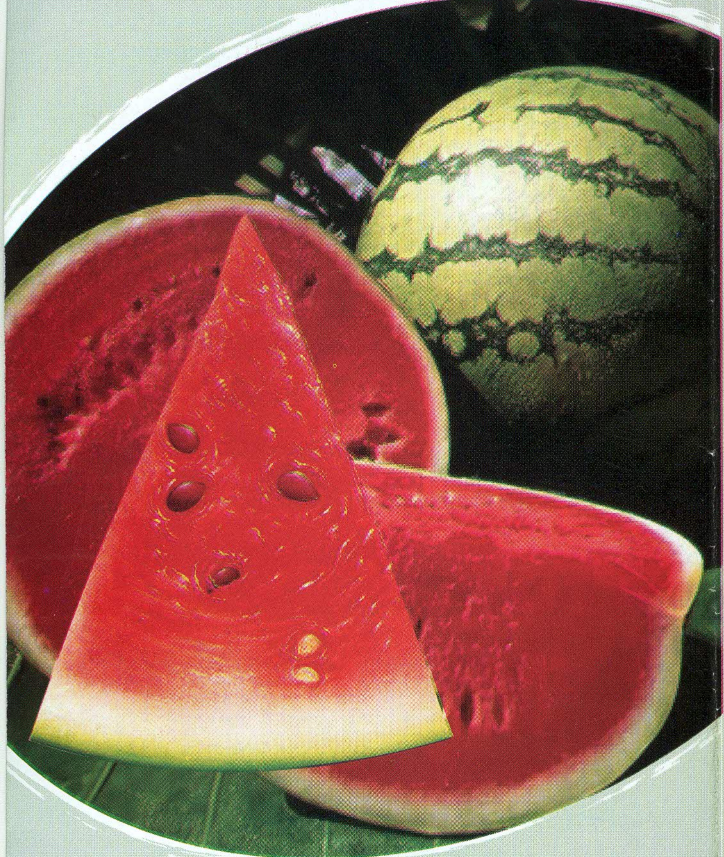

غلام محمد سکھیرا، شہزادہ منور مہدی، آفتاب احمد شیخ، محمد رمضان

ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی پنجاب
ٹھوکر نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور

فون نمبر :042-99260323 فیکس نمبر :042-99260322
ای میل ایڈریس director_sfri@yahoo.com ویب سائٹ www.sfripunjab.gov.pk

تربوز کے لیے کھادوں کی سفارشات

تعارف:

تربوز کی ابتدا آج سے تقریباً 5000 سال قبل براعظم افریقہ کے کالاہاری صحرا میں ہوئی۔ جہاں پر ماہرین نباتات (Botanists) نے تربوز کے آبائی پودے دریافت کئے پھر تربوز کی کاشت مصر سے ہوتی ہوئی جانب شمال منتقل ہوئی۔ اہل روم کے زمانہ میں تربوز ایک منافع بخش فصل کے طور پر کاشت کی جاتی تھی۔ مصر کی قدیم عمارات کی دیواروں پر موجود تصاویر تربوز کی کاشت کی کہانیاں بیان کرتی ہیں۔ اہل مصر کے بادشاہوں کے مقابر میں تربوز کو اس نقطہ نظر سے دفن کیا جاتا رہا۔ کہ ان کے مرنے کے بعد کی زندگی میں بھی ان کی پرورش ہوتی رہے۔ اس کے بعد تربوز براعظم یورپ میں پھیل گیا۔ اور بالخصوص بحیرہ روم کے گرم علاقوں میں اس فصل نے کافی نشوونما پائی۔

تربوز کی باقاعدہ کاشت کا دستاویزی ثبوت 1629 میں امریکی ریاست میسچوسٹ (Massachusetts) میں ملتا ہے۔ امریکہ کی جنوبی ریاستوں کیرولینا اور جارجیا میں تربوز کی کاشت تجارتی بنیادوں پر عام ہوئی بعد ازاں اس کی اقسام تیار کی گئیں اور 18 صدی کے آخر میں W.Atlee Burpee & Co. نے تربوز کی مختلف اقسام تیار کیں۔ اور تیار شدہ بیج کو تجارتی بنیادوں پر فروخت کیا۔ اس وقت دنیا کے تقریباً 96 سے زائد ممالک میں تربوز کی 1200 سے زیادہ اقسام کاشت کی جا رہی ہیں۔ ان میں ملک چین اوسط پیداوار کے لحاظ سے سرفہرست ہے۔ جبکہ امریکہ کا چوتھا نمبر ہے۔ وہاں زیادہ تر اب فلوریڈا، جارجیا، ٹیکساس اور کیلیفورنیا میں کاشت ہو رہا ہے۔ چین اور جاپان کے ممالک میں مہمان کی کشش کے لیے تربوز ایک ہر دل عزیز تحفہ ہے۔

تربوز کی پنجاب میں کاشت:

تربوز پنجاب کے دریائی و میدانی علاقوں میں ریتلی میرا زمینوں پر کاشت ہوتا ہے۔ پنجاب میں تربوز کی کاشت زیادہ تر دریائے ستلج کے ارد گرد کے علاقوں، ضلع بہاولپور اور تھل کے علاقہ جات میں کی جاتی ہے۔ تاہم اوسط پیداوار کے لحاظ سے ضلع حافظ آباد پہلے نمبر پر ہے۔ ضلع پاکپتن کے علاقہ میں 1970 سے پیشتر کی دہائیوں میں تربوز کی زیادہ کاشت ہوتی تھی۔ اور دیسی قسم کے تربوز 40-50 پاؤنڈ وزنی دیکھنے میں آیا کرتے تھے۔ پاکستان اور بھارت کے مابین سندھ طاس معاہدہ (1960) سے پہلے دریائے ستلج کے پانی میں پوٹاش کی مقدار 125 پی پی ایم تک ہوا کرتی تھی۔ اس لیے تربوز کی کل پیداوار اور کوالٹی/مٹھاس زیادہ تھی۔ لیکن بعد میں رابطہ نہروں کے ذریعہ دریائے چناب کا پانی دریائے ستلج میں ڈالنے سے (پوٹاش کی مقدار 3 پی پی ایم) آہستہ آہستہ اس سے تربوز کی پیداوار اور کوالٹی کم ہوئی اور مزید جب 1987 میں دریائے ستلج میں سیلاب آنے کی وجہ سے زیر زمین پانی میں قابل تبادلہ سوڈیم (Residual Sodium Carbonate) زیادہ ہو گئی۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ میں فصلات کی پیداواری صلاحیت کم ہونے لگی۔

تربوز کی غذائی اہمیت:

تربوز کا پھل بڑا رس دار اور میٹھا ہوتا ہے۔ اس میں پانی کی مقدار 92% ہوتی ہے۔ تربوز پیاس کو بجھاتا ہے۔ مگر اپنے سردی پیدا کرنے والے اثر کی وجہ سے سوزش اور اسے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی دمہ، ذیابطیس، انتڑیوں کا کینسر اور کنٹھیا جیسی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ تربوز اس لحاظ سے ایک آئیڈیل خوراک ہے کہ اس میں ریشہ (Fiber) زیادہ ہوتا ہے۔ کولیسٹرول اور چکنائی بالکل نہیں ہوتی۔ اس میں وٹامن اے۔ بی۔ سی بیٹا کیروٹین، فولک ایسڈ اور پوٹاشیم وافر مقدار میں جبکہ وٹامن بی 1، بی 2، بی 3 اور بی 6 قدرے کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جو انسانی صحت کے لیے ضروری ومفید ہیں۔ تربوز میں پائے جانے والے اجزا میں بیٹا کیروٹین اور لائیکوپین دل کی بیماریوں اور خصوصاً پروسٹیٹ کینسر سے بچاؤ کا سبب بنتے ہیں۔

غذائی معلومات:

کیلوریز-99 گرام	پروٹین-0.5 گرام	کاربوہائیڈریٹ 25 گرام
شوگر-23 گرام	چکنائی-0.3 گرام	کولیسٹرول-0.0
سوڈیم-2 ملی گرام	ریشہ-0.6 گرام	

در حقیقت تربوز اللہ رب العزت کا ایسا تحفہ اور پھل ہے جس کا جوس، بیج اور حتیٰ کہ چھلکا بھی انسانوں اور جانوروں کے لیے بطور خوراک اور غذا قابل استعمال ہے۔

"تربوز کا پودا بیل کی صورت میں ہوتا ہے"

- ☆ بلندی-Hight 1-2 فٹ
- ☆ پھیلاؤ-Spread 3-20 فٹ
- ☆ سائز-Size 1.3-32 کلوگرام
- ☆ تربوز ایک سبزی کے طور پر کاشت ہوتا ہے مگر کھانے میں پھل ہے۔
- ☆ تربوز گرمی کو پسند کرتا ہے لیکن گرمی کو دفع کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

آب وہوا:

آب وہوا کے لحاظ سے تربوز کو خربوزے کی نسبت زیادہ طویل گرم موسم کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب کے تقریباً تمام میدانی علاقے اس فصل کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ تربوز کی آئیڈیل کاشت کے لیے درجہ حرارت 24-27C/75-80F زرخیز ریتلی میرا زمین اور آبپاشی کے لیے بہترین کوالٹی کا پانی موزوں ہیں۔

وقت کاشت:

تربوز کی اگیتی فصل نومبر میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس وقت کورے کے نقصان کے بچاؤ کے لیے جدید طریقہ ٹنل فارمنگ بہتر ہے۔ دیسی طریقہ میں پودوں کے شمال کی جانب سرکنڈے کی باڑ لگا دی جائے۔ یہ فصل اپریل مئی میں پھل دیتی ہے۔ تربوز کی عام فصل 15 فروری سے مارچ کے آخر تک کاشت کی جاتی ہے۔ اور اس کا پھل جون جولائی میں برداشت کیا جاتا ہے۔ اور جو فصل جولائی میں کاشت ہوتی ہے۔ اسے 65-70 دن میں برداشت کر لیا جاتا ہے۔

تربوز کی اقسام:

مشہور امریکن اقسام یہ ہیں

- چارلسٹن گرے (Charleston Gray)
- کرمسن سویٹ (Crimson Sweet)
- گولڈن کراؤن (Golden Crown)
- رائل سویٹ (Royal Sweet)
- ٹائیگر بے بی (Tiger Baby)

محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی منظور شدہ قسم شوگر بے بی ہے۔

نجی شعبہ میں زیادہ پیداوار دینے والی قسم آگستا ہے۔ اور یہی فی الوقت وسیع پیمانے پر کاشت ہو رہی ہے۔

شرح تخم:

تربوز کی کاشت کے لیے ایک کلوگرام صحت مند بیج فی ایکڑ کافی ہے۔ جبکہ دوغلی اقسام کے لیے 1/2kg بیج درکار ہوتا ہے۔

قسم زمین اور تیاری:

تربوز کی بہتر پیداوار کے حصول کے لیے ایسی زمین جس کا تعامل 7.5-8.5، نامیاتی مادہ کی مقدار زیادہ ہو اور ریتلی میرا قسم کا انتخاب انتہائی موزوں ہے۔ جہاں فصل کاشت کرنا مقصود ہو اس کھیت کو بذریعہ لیزر ٹیکنالوجی ہموار کریں۔ پھر گوبر کی گلی سڑی کھاد 5-6 ٹرالیاں فی ایکڑ ڈالیں اور اسے یکساں بکھیر کر ہل چلا کر زمین میں ملا دیں۔ اور کھیت کو پانی لگا دیں۔ وتر آنے پر زمین میں دوبارہ ہل سہاگہ چلائیں۔ تاکہ کاشت کے وقت تک کھیت میں جڑی بوٹیاں اُگ آئیں فصل کاشت کرنے کے وقت دوبارہ ہل سہاگہ چلا کر زمین باریک اور ہموار کر لیں۔ پھر 12 فٹ فاصلہ پر پڑیاں بنانے کے لیے نشان

لگائیں۔نشان کے دونوں طرف ایک فٹ دور کھادوں کی مقدار ملا کر چھٹا کریں۔اور اس کے بعد پٹڑیاں بنائیں۔ پٹڑیاں 10 فٹ چوڑی اور ان کے درمیان پانی دینے کیلیے کھالی 2 فٹ چوڑی بنائیں۔ بیج کو پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر 2-1.5 فٹ فاصلے پر لگائیں اور ایک جگہ دو سے تین بیج لگائے جائیں

کھادوں کا استعمال:

تربوز کی فصل کی زیادہ پیداوار اور اعلیٰ کوالٹی کے حصول کے لیے کھادوں کا متوازن استعمال مناسب رہتا ہے۔ زیادہ فاسفورسی کھاد سے پھل زیادہ ہوگا۔ پوٹاش بطور عمل انگیز کے کام کرتا ہے۔اس سے مٹھاس زیادہ ہوگی۔ نائٹروجن کھاد کے اضافی استعمال سے پودے کی بڑھوتری میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ سب کرنے کیلیے بوائی سے پہلے دو بوری ڈی ڈی اے پی ایک بوری پوٹاش فی ایکٹر ڈالیں جب بیل کی بڑھوتری ہو اور پھل لگنا شروع ہو جائے تو ایک بوری یوریا فی ایکٹر ڈالیں۔اور جب پھل گیند کے سائز کا ہو جائے تو دوبارہ ایک بوری یوریا فی ایکٹر ڈالیں۔ اس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ بہت زیادہ نائٹروجنی کھاد ڈالنے سے بیل کی بڑھوتری زیادہ ہو جاتی ہے اور پھل کم لگتا ہے۔فصل کو پھول آنے پر بوران سپرے (بحساب 25-20 گرام 20 لیٹر پانی) کرنے سے تربوز کی مٹھاس میں اضافہ ہوتا ہے اور کوالٹی لذیز ہو جاتی ہے۔اور پھل زیادہ لگتا ہے۔

آبپاشی:

فصل کی روئیدگی کا عمل بوائی کے 10-7 دن میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اس دوران مٹی میں نمی موجود رہنی چاہیے۔ ویسے تو تربوز کو پانی کی ضرورت کم ہوتی ہے۔ تاہم پھول آنے پر 4-3 دن کے وقفہ سے پانی دینا چاہیے۔ فصل تربوز میں آبپاشی کا یہ اصول ہے کہ زیادہ پانی نہ دیں اور اگر شام کے وقت بیلیں مرجھا رہی ہوں تو زیادہ آبپاشی کریں۔ برداشت سے ایک ہفتہ پہلے آبپاشی روکنے سے پھل میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس مرحلہ پر مرجھاؤ زیادہ ہو تو آبپاشی کرنی چاہیے۔

گوڈی کرنا:

فصل کے اگنے کے دو ہفتے بعد جب پودے 2-3 پتے نکال لیں تو ہر جگہ ایک تندرست پودہ چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔ جڑی بوٹیوں کے تدارک کے لیے فصل کو 2-3 بار گوڈی کریں۔اور پودوں پر مٹی نہ چڑھائیں تا کہ بیلیں کھالیوں میں نہ گریں۔

"مختلف کھادوں میں موجود اجزا کی تفصیل (فیصد)"

کھاد	فیصد		
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
ڈی۔اے۔پی	18	46	0
مونو امونیم فاسفیٹ	11	48	0
ٹرپل سپر فاسفیٹ	0	46	0
امونیم سلفیٹ	21	0	0
امونیم نائٹریٹ	26	0	0
نائٹروفاس	23	23	0
یوریا	46	0	0
پوٹاشیم کلورائیڈ	0	0	60
پوٹاشیم سلفیٹ	0	0	50
سنگل سپر فاسفیٹ	0	14	0
سنگل سپر فاسفیٹ	0	18	0

"مختلف کھادوں میں موجود عناصر صغیرہ کی تفصیل (فیصد)"

مونو ہائیڈریٹ	21 فیصد زنک
ہیپٹا ہائیڈریٹ	33 فیصد زنک
مینگانیز سلفیٹ	30 فیصد مینگانیز
کاپر سلفیٹ	24 فیصد کاپر
فیرس سلفیٹ	20 فیصد آئرن
بوریکس	11 فیصد بورون
بورک ایسڈ	17 فیصد بورون